بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۵ رجب ۱۳۸۹ھ - ۱۸ تبوک ۱۳۴۸ھ - ۱۸ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خوب یاد رکھو دُنیا آخرت کی کھیتی ہے اور اسکی حفاظت ضروری ہے

جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اسی طرح مومن کو اس کھیتی کی حفاظت کرنی چاہیئے

"یہ خوب یاد رکھو کہ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دُکھ اور تکالیف اُٹھاتا ہے اسی طرح پر مومن کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہیئے تاکہ دوسرے جہان میں آرام پاوے۔ اگر اب بے پروائی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر اُس کو اس وقت سخت افسوس اور حسرت ہوگی جب اِس جہان سے رخصت ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا اور وہاں اس کے لئے بجز دُکھ اور درد کے اَور کیا ہوگا؟ اِس دُنیا میں وہ اِس دُنیا کے ہمّ و غم میں مُبتلا رہا اور اُس عالم میں اس ہمّ و غم کے نتائج ہیں۔

جو شخص اِس عالم کے ہمّ و غم میں مبتلا ہو رہا ہے اور دوسرے عالم کا اسے کوئی فکر بھی نہیں اگر اسے یک دفعہ ہی پیغامِ موت آجاوے تو خیال کرو اس کا کیا حال ہوگا؟ موت تو ایک بازی گاہ ہے ہمیشہ ناگاہ آتی ہے اور جسے آتی ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ مَیں تو قبل از وقت جاتا ہوں۔ ایسا خیال اسے کیوں پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ خیالات اَور طرف لگے ہوئے تھے اور وہ اس کے لئے تیار نہ تھا۔ اگر تیاری ہو تو قبل از وقت نہ سمجھے بلکہ ہر وقت اسے قریب اور دروازہ پر یقین کرے۔ اِس لئے تمام راستبازوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ انسان ہر وقت اپنا محاسبہ کرتا رہے اور آزماتا رہے کہ اگر اِس وقت موت آجاوے تو کیا وہ تیار ہے یا نہیں؟ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

چو کار عمر ناپیدا است بارے آں اولیٰ ٭ کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشیم

ان کا مطلب یہی ہے کہ ہر وقت تیار اور مستعد رہنا چاہیئے اور کسی وقت بھی اس تیاری سے بے فکر اور غافل نہ ہونا چاہیئے ورنہ عذاب ہوگا۔ یہ بالکل صاف بات ہے کہ جو شخص ہر وقت سفر کی تیاری میں ہے اور کمر بستہ بیٹھا ہے اگر یکایک اُسے سفر کرنا پڑے تو اُسے کوئی تکلیف اور گھبراہٹ نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس نے کبھی یہ خیال بھی نہیں کیا تو پھر ایسے موقع پر سخت گھبراہٹ کا سامنا ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۹ تا ۵۱)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اسیطرح حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔

احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آمین اللّٰھم آمین ٭

● محترم حکیم سراج الدین احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور جو کہ مخلص احمدی اور بہت نافع الناس وجود ہیں ایک عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ چند دن ہوئے انہیں سانس کی تکلیف کا شدید دورہ ہوا۔ دورہ کی شدت میں تو اب افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ٭

● عزیزم منیر مبارک خان صاحب ایڈووکیٹ پسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بہلولپوری حال لائلپور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۳۱ اگست ۶۹ء کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جو کرنل ظہیر الحق صاحب کا نواسہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

(چوہدری صلاح الدین شیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے ایک گریجوایٹ دوست کی ضرورت ہے جو محکمہ تعلیم کا بھی تجربہ رکھتے ہوں اور بطور سپرنٹنڈنٹ کام کر سکیں۔ ریٹائرڈ احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست دینے والے احباب انتظامی قابلیت والے اور دینی علوم سے واقف ہوں۔ درخواستیں ناظر تعلیم کو مع نقول سندات و سفارش مقامی امیر بھجوا دی جائیں۔ ۲۵۰/- روپے تک ماہوار الاؤنس دیا جاسکے گا۔

درخواستوں کے لئے آخری تاریخ ۲۵ ستمبر ہے۔

ناظر تعلیم
صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ تبوک ۱۳۴۸ھش

ہمیں دُنیا کو زندہ خُدا تعالیٰ دکھانا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا للکار للکار کر فرمایا ہے کہ میرے پاس آؤ میں تم کو زندہ خدا دکھا سکتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اسی غرض کے لئے ہوئی ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار خاص صورت اختیار کر گیا ہے اور منظم طور پر دہریت کا پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ لوگوں کے دل سے زندہ خدا کا تصور محو ہوتا جا رہا ہے۔ دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہے کہ اس نے اپنی زندگی کو محض مادیاتی رنگ میں ڈھال لیا ہے اور اگر کبھی مذہب کی طرف رجوع کیا بھی ہے تو وہ محض رسمی ہوتا ہے۔

دور جانے کی ضرورت نہیں ہے، ہم یہاں اپنے لوگوں میں دیکھتے ہیں کہ باوجودیکہ ہر محلہ میں مسجد ہوتی ہے۔ روزانہ اذان پانچ وقت سُنی جاتی ہے لیکن اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو نہ نماز ادا کرتے ہیں اور نہ کوئی اور مذہبی عمل بجا لاتے ہیں۔ اگرچہ اخباروں اور تقریروں میں اللہ تعالیٰ کا اور اسلام کا بڑا چرچا ہوتا ہے مگر یہ سب باتیں بس واجبی سی رہ گئی ہیں الا ماشاء اللہ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے اہل علم حضرات بھی بہت ہی کم یا خال خال ہونگے جو بظاہر تو بڑے متدین نظر آتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے صحیح علم سے بھی واقف ہوں۔ اور ایسا تو شاید ہی کوئی ہو گا جس کا دعویٰ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو حق الیقین مانتا ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کو اس طرح مانتا ہے جس طرح دو اور دو چار کو صحیح مانتا ہے یا جس طرح لیبارٹری میں دو گیسوں کو ملا کر پانی بنا کر دکھایا جا سکتا ہے۔

ایسی صورت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو پکارا اور فرمایا کہ میں زندہ خدا کو دکھا سکتا ہوں۔ آپؑ نے یہ کوئی جذباتی نعرہ نہیں لگایا بلکہ آپ نے قرآن پاک سے وہ اصول پیش کئے جن کو مدنظر رکھنے سے انسان فی الواقعہ اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان حاصل کر سکتا ہے جس طرح ایک مادہ پرست مادی چیز کے وجود پر یقین رکھتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو امتی نبی بنایا ہے۔ افسوس ہے کہ بعض لوگوں نے اس کی حقیقت اس زمانے میں سمجھنے کی بجائے نبوت کی ٹیکنیکل باتوں پر بحثیں چھیڑ دیں۔ اور جس غرض سے اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مقام عطا کیا تھا وہ عوام کی نظروں سے اوجھل رہا۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی تھی کہ آپؑ کے دعوے کی اصل غرض کو دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا جو یہ ہے کہ نبی کئی طریقوں سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دنیا کے سامنے رکھتے ہیں جن میں سے ایک پیشگوئی ہے۔ آج سے ۶۲/۶۳ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک پیشگوئی فرمائی تھی جس میں آپ نے دنیا پر آئندہ آفات آنے کی صحیح صحیح نشان دہی کی ہے۔ اس پیشگوئی میں ایک فقرہ یہ بھی ہے:۔

"اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا"

ساری دنیا جانتی ہے کہ جزائر جاپان کے رہنے والے اپنے بادشاہ کو خدا مانتے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ ۱۹۰۷ء میں فرمائے تھے۔ اس وقت کوئی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ جاپان پر چالیس سال کے بعد ایک ایسی مصیبت نازل ہو گی کہ جاپان کا مصنوعی خدا اہلِ جاپان کی ذرہ بھر مدد نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں امریکہ نے جاپان کے دو بڑے شہروں ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرائے جن سے لاکھوں آدمی مر گئے اور جو بچے وہ ہمیشہ کے لئے اپاہج ہو کر رہ گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جاپان نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور امریکہ اس پر چھا گیا۔ اور وہ بادشاہ جو خدا کہلاتا تھا ایک معمولی انسان بن کر رہ گیا اور آج تک ایک نشان بنا ہوا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کر رہا ہوں۔

کیا یہ زندہ خدا کے وجود کا زندہ ثبوت نہیں ہے؟ کیا کوئی بڑے سے بڑا سائنسدان یا فلسفہ دان اس ثبوت کو جھٹلا سکتا ہے۔ اگر کوئی ہے تو اپنے دلائل پیش کرے۔

الغرض جماعتِ احمدیہ زندہ خدا تعالیٰ کے وجود کا زندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے ؂

پھر ہوئی ہے بلند اذانِ بلال

پھر ہوئی ہے بلند اذانِ بلال
ناوک افگن ہے پھر کمانِ بلال

مصطفائی ہے مجتبائی ہے
ہے محمدؐ کی شان شانِ بلال

نکلی ہے دل کو چیر کر یہ صدا
ساتھ لپٹی ہوئی ہے جانِ بلال

بحرِ عشقِ خدا و عشقِ رسولؐ
ہے یہی بحرِ بیکرانِ بلال

ہے زمیں جس کی آسماں تنویر
عرشِ اعظم ہے آسمانِ بلال

گھر بیٹھے دنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

مسجدِ اقصیٰ ۔ تاریخ کے آئینہ میں

محترم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

مسجد اقصےٰ ہمیں کیوں محبوب ہے؟ اس کا جواب فی الجملہ یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کا قبلۂ اوّل ہے۔ جو کہ اللہ تعالےٰ نے خود مقرر فرمایا تھا۔ قرآن حکیم میں ہے وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَا ..... الخ

ہم نے اس قبلہ کو جس پر تو پہلے سے قائم تھا صرف اس لئے مقرر کیا تھا تا کہ ہم ظاہر کر دیں کہ کون اس رسول کی پیروی کرتا ہے۔ اور کون اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے۔ (البقرہ)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کے متعلق بھی اللہ تعالےٰ کا کوئی خاص حکم نازل ہوا تھا۔ یہ نہیں کہ آپ محض اجتہادی طور پر اہل کتاب کی اتباع میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے ہوں۔

یہ الفاظ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ جو کہ سورۃ البقرہ کی تفسیر میں آپ نے ارشاد فرمائے۔

پھر یہ وہ جگہ تھی جو کہ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی سیر روحانی کے لئے منتخب کی گئی۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

پاک ہے وہ ذات جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد الحرام سے اس مسجد الاقصےٰ تک لے گیا۔ جس کے اردگرد کو بھی ہم نے برکت دی ہے۔

اس برکت کا سلسلہ بہت قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ مسجد اقصےٰ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنوائی۔ لیکن اس کے تقدس کا زمانہ بہت پیچھے جاتا ہے۔ تورات اور اہل کتاب کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی کے لئے یہی مقام چنا تھا۔ صخرہ پر انہوں نے اپنے اکلوتے کو ذبیح اللہ بنانے کے لئے لٹایا تھا۔ (پیدائش ۲۲ باب تواریخ ۲ ۳/۱) یہی وجہ ہے کہ اس جگہ کو یہواہ یری کہا گیا۔ جہاں خدا تعالیٰ ظاہر ہوا" (پیدائش ۲۲/۱۴) بعض مسلمان علماء کہتے ہیں کہ قربانی کا مقام مکہ معظمہ کے پاس کوہ مروہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

تورات میں لکھا ہے کہ عصر ابراہیمی میں یروشلم کا نام سَلَمْ تھا۔ یعنی "سلامتی کا شہر۔ سلم کا امام اور کاہن اعظم ملک صدق تھا جو کہ اپنے زمانہ کا خضر راہ تھا۔ ملک صدق کی خدمت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عشر پیش کیا۔ یہ ایک مذہبی ٹیکس ہے جو کہ مال غنیمت پر عائد ہوتا تھا۔ ملک صدق نسلاً عرب تھا۔ اس کے متعلق تورات میں ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کا کاہن تھا۔ اور اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برکت دے کر کہا۔

"خدائے اعلیٰ علیّون کی طرف سے جو آسمان اور زمین کا مالک ہے ابرام مبارک ہو اور مبارک ہے۔ خدا تعالےٰ جس نے تیرے دشمنوں کو تیرے ہاتھ میں کر دیا۔" (پیدائش ۱۴/۱۹)

علمائے بائیبل اب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ عصر ابراہیمی میں یروشلم ایک مذہبی مرکز تھا۔ یہاں خدا تعالےٰ کی عبادت ہوتی تھی۔ پکس بائبل کو منٹری کے جدید ایڈیشن میں لکھا ہے۔

El Elyon which occurs in the passage about Melchizedek, the priest-king of Salem, was in all probability associated with the pre-Israelite cult at the sanctuary of Jerusalem and survived in Hebrew usage as a title of Yahweh.

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے عہد سے بہت قبل یروشلم ایک مقدس مقام تھا جہاں خدائے اعلیٰ علیّون کی پرستش ہوتی تھی۔ ملک صدق عہد ابراہیمی میں اس متبرک جگہ کا کاہن اعظم تھا۔ بنی اسرائیل کو اس مقدس سے اس درجہ وابستگی تھی کہ ان کے معبود حقیقی یہوہ کا نام بھی اعلیٰ علیّون ہو گیا۔

۲۔ عصر ابراہیمی سے لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ تک یروشلم "یبوسیوں" کے قبضہ میں رہا۔ جو کہ ایک مضبوط کنعانی قوم تھی۔ بنی اسرائیل کی اس قوم سے سخت مخالفت اور دشمنی رہی۔ اس ہزار سال دور میں بنی اسرائیل سرزمین یروشلم سے لاتعلق رہے۔ اس دور میں "خدائے اعلیٰ علیّون" کی پرستش کی جگہ بت پرستی نے لے لی۔ شعائر اللہ کی جگہ صنم کدے بن گئے۔ بنی اسرائیل عام طور پر اس بابرکت زمین کے تقدس کو فراموش کر گئے۔ یہاں تک کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس علاقہ کو فتح کیا۔ آپ کو کشف میں بتایا گیا۔ کہ یہ وہ سرزمین ہے جو کہ دائمی برکت کی جگہ ہے۔ اسے خدا تعالےٰ کی پرستش گاہ بناؤ۔

بائیبل میں لکھا ہے۔

"تب خداوند کے فرشتہ نے جاد کو حکم کیا کہ داؤد سے کہے کہ داؤد جا کر یبوسی ارنان کے کھلیان میں خداوند کے لئے قربانگاہ بنائے۔"

(تواریخ ۲ ۲۱/۱۸)

داؤد نے وہاں خداوند کے لئے مذبح بنایا اور سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں۔ (سموئیل ۲ ۲۴/۲۵)

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے۔

"اور سلیمان یروشلم میں کوہ موریاہ پر جہاں اس کے باپ داؤد نے رویت دیکھی، اسی جگہ جسے داؤد نے تیاری کے لئے مقرر کیا۔ یعنی ارنان یبوسی کے کھلیان میں خداوند کا گھر بنانے لگا۔"

(تواریخ ۲ ۳/۱)

اس جگہ کے متعلق زبور میں ہے۔

"کیونکہ وہیں خداوند نے برکت کا یعنی ہمیشہ کی زندگی کا حکم فرمایا"

(۱۳۳/۱۲)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے وہ جگہ بتائی جو کہ زمانۂ قدیم سے محترم تھی۔ وہی جگہ اب خدا کا گھر بنانے کے لئے مخصوص کر دی گئی۔

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے چار سو سال بعد بخت نصر کے حملہ میں ہیکل تباہ و برباد ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل بابل میں جلاوطن ہو گئے

۴۔ اس کے ستر سال بعد خورس شہنشاہ ایران نے بنی اسرائیل کو واپس جانے کی اجازت دی اور خدا کا گھر دوبارہ بنایا گیا۔

۵۔ پہلی صدی قبل مسیح کے آخری ربع میں ہیرودس کے عہد میں ہیکل کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔ عمارات میں توسیع ہوئی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش سے کچھ ہی پہلے ایک شاندار ہیکل یروشلم کے افق پر جگمگا رہا تھا۔

۶۔ اس نئے ہیکل کی قسمت میں نصف صدی کی بقا مقدر تھی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی انجیل میں لکھی ہوئی موجود ہے لکھا ہے

اور یسوع ہیکل سے نکل کر جا رہا تھا۔ اس کے شاگرد اس کے پاس آئے تاکہ اسے ہیکل کی عمارتیں دکھائیں۔ اس نے جواب میں ان سے کہا کہ کیا تم ان سب چیزوں کو نہیں دیکھتے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا۔ جو گرایا نہ جائے گا (متی ۲۴/۱،۲)

وہی ہوا جو الٰہی نوشتوں میں مقدر تھا سنہ ۷۰ عیسوی میں رومیوں نے ہیکل کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

۷۔ ۱۳۶ عیسوی یا اس سے کچھ پہلے شہنشاہ رومانہ ہادریان نے مشتری دیوتا کے نام پر ایک مندر ہیکل کے مقام پر تعمیر کیا۔ خدائے یہوہ کی پرستش کی جگہ پر بت رکھ دیئے گئے۔

۸۔ ۳۶۳ عیسوی میں شہنشاہ جولین نے ہیکل کی عمارت کو دوبارہ بنانا چاہا لیکن اس کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے کیونکہ بنیاد سے شعلے لپکنے لگے۔ (غالباً کوئی زمین دوز گیس تھی جو نمودار ہوئی)

۹۔ نصاریٰ نے ہیکل کا نام و نشان اس لئے محفوظ نہ رکھا کہ وہ اپنے آقا کی پیشگوئی سے غلط طور پر یہ سمجھتے تھے۔ کہ مسجد اقصےٰ ہمیشہ کے لئے نابود ہو گئی۔

ہیکل کی بربادی کو وہ دینِ موسوی کے نسخ کی دلیل بتاتے۔ یہود اس لئے محفوظ نہ رکھ سکے کہ ایک لمبے عرصہ تک ان کو یروشلم میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہ تھی ہیکل کی جگہ دوسری عمارات نے لے لی۔ انہی نوشتوں میں یہ لکھا ہوا موجود تھا کہ ہیکل کی جگہ پر ایک نیا گھر نبیٔ دوحدد کے عہد میں بنے گا۔ اسرائیلی پیغمبر حیائی کی بشارت میں ہے کہ جب "سردپاحمد" دوحدو آئے گا جس کے لئے سب قومیں چشم براہ ہیں۔ تو یہ گھر دوبارہ بنے گا پچھلے گھر کا جلال پہلے سے بڑھ جائے گا۔ عبرانی الفاظ ہیں

دیاؤحمدۃ کل حگوئیم

اور سب قوموں کا حمدۃ آئے گا۔ حمدۃ کے معنے ہیں "جسے چاہا جائے" کیتھولک بائیبل میں ہے۔

سب قوموں کا متمنّیٰ آئے گا

حمدۃ کے لفظ میں اشارہ ہے کہ ایسا شخص ہوگا جو کہ سراپا حمد ہے۔ اس کا نام اسی مادہ سے مشتق ہے۔ اس کا کام اسی جوہر سے عبارت۔ مکمل بشارت کے الفاظ یہ ہیں۔

"رب الافواج یوں فرماتا ہے۔ ایک دفعہ تھوڑی مدت کے بعد میں آسمان اور زمین اور سمندر اور خشکی کو ہلا دوں گا اور ساری قوموں کو ہلا دوں گا۔ اور سب قوموں کا حمدۃ آئے گا۔ اور میں اس گھر کو جلال سے بھر دوں گا..... اور اس پچھلے گھر کا جلال پہلے سے زیادہ ہوگا..... اور اس جگہ میں سلامتی عطا کروں گا۔" (حجائی ۲)

اس بشارت میں بتایا گیا ہے کہ نبی موعود کی آمد پر ایک نیا گھر اور نیا یروشلم تعمیر ہوگا۔ جس کا جلال سابقہ گھر سے زیادہ ہوگا۔ اس عظیم الشان انقلاب کی نشانہی کے لئے ہجرت سے کچھ ہی پہلے سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک کی سیر کرائی۔ اس نظارہ کو واقعہ اسراء کہتے ہیں۔ پھر اس کی تکمیل کے لئے حضرت عمر فاروق کے عہد جلیلہ میں بیت المقدس فتح ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے نشانات کے مطابق مسجد اقصےٰ کی نشاندہی کی گئی۔ سنڈاس کے ایک ڈھیر کو صاف کر کے مسجد نبوی کی طرز پر پہلے ایک سادہ مسجد تعمیر ہوئی۔ اور پھر دورِ امیہ میں اتنی شاندار مسجد تعمیر ہوئی جو فنِ تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔ یہ جگہ دوبار مہبطِ انوارِ الٰہی بن گئی۔ اس کا انعام اہل کتاب نے کیا دیا۔ آٹھویں صدی کے ایک عیسائی مورخ کے یہ الفاظ قابلِ افسوس ہیں۔

"سنہ آفرینش ۶۱۲۷
سنہ میلادی ۶۲۷۔ اس سال عمرؓ نے فلسطین پر فوج کشی کی اور شہر مقدس کو ہوشیاری سے دو سال تک گھیرے رکھا تا آنکہ شہر والوں نے اطاعت قبول کی اور وہ عمرؓ کے قبضہ میں آگیا۔ سوفرونیوس رئیس یروشلم نے عمرؓ سے ایک عہد نامہ تحریر کرایا۔ جو تمام فلسطین کے باشندوں کے واسطے تھا۔ اور اس کے بعد عمرؓ شہر مقدس میں اس طرح داخل ہوا کہ اونٹ کے اون کا میلا کچیلا پھٹا ہوا لباس پہنے ہوئے تھا.... اس نے وہاں لے چلنے کی فرمائش کی جہاں پہلے ہیکل سلیمانی واقع تھا۔ اور اسے بلا تامل کفر و عصیان کی خطبہ گاہ بنا لیا۔ جس وقت سوفرونیوس نے یہ دیکھا تو چلایا کہ "واقعی برباد کی نجاست، جس کا دانیال پیغمبر نے ذکر کیا یہی ہے اور وہ اب مقدس مقام پر جلوہ گر ہے" اور یہ کہہ کے وہ بہت رویا۔"

یہ واقعہ بادی نظر میں مورخ نقیوفانس نے اپنی کتاب کرونوگرافیا میں آٹھویں صدی عیسوی میں تحریر کیا۔ قارئین نے دیکھا کہ جب تک ہیکل سلیمانی کی جگہ کوڑے اور گوبر نے گھیر رکھی تھی بلکہ عمداً وہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا تھا کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ جب اس جگہ کو پاک و صاف کر کے خدائے واحد کی عبادت یہاں بحال ہوگئی۔ تو آنکھ کے اندھوں کو بربادی کی نجاست چاروں طرف نظر آنے لگی

اس امر میں کوئی شک نہیں کہ یہ سب کچھ الٰہی تقدیروں کے ماتحت ہوا مسجد اقصےٰ کی بحالی خدائی نوشتوں کے مطابق ہوئی۔ وہ نبی دوحدد آیا جس کے لئے قومیں چشم براہ تھیں۔ اس کے عہد سعادت میں جہاں مسجد حرم بتوں سے پاک ہوئی۔ وہاں مسجد اقصےٰ سے نجاست کے ڈھیر اٹھائے گئے اور یہ دونوں جگہیں خدائے واحد کی عبادت اور خالص پرستش کے لئے مخصوص ہوگئیں۔ آیت اسراء کی یہ وہ تعبیر ہے جو کہ واقعات کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ جس طرح رومنوں نے مسجد اقصےٰ کو نذرِ آتش کیا تھا انیس سو سال بعد آج یہودنے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق خدا کے اس گھر کو جلانے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ مسجد اقصےٰ کے شعلے اگر مسلمانوں کے قلوب کو حرارتِ ایمان دے کر متحد کر سکیں تو اس انذار سے وہ بچ سکتے ہیں۔ جو کہ مستقبل میں نظر رکھنے والے ایک مردِ مومن نے بہت مدت پہلے

اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ

کے عنوان سے دیا تھا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ سوال مسجد اقصےٰ کا ہی نہیں بلکہ مسجد الحرام کا ہے۔ روئے زمین کے سب مسلمان جب تک متحد نہ ہو جائیں۔ یہ خطرہ بڑھتا ہی جائے گا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا ہو۔ ان کے اندر صلاحیت پیدا ہو۔ وہ ارضِ مقدس کے دوبارہ وارث بن جائیں۔

آمین

محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کی وفات پر

جماعت احمدیہ ملتان کی تعزیتی قرارداد

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ ملتان مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان و ضلع ملتان کی وفات پر دلی رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی اچانک وفات پر ہمارے دلوں میں گہرا زخم ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بہت خوبیوں کے حامل تھے۔ منکسر المزاج ہونے کے ساتھ ساتھ غریب پرور رحم دل۔ خلیق و ملنسار۔ اور ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہونے والے تھے۔ سلسلہ کے لئے قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ کوئی تحریک نہ تھی جس میں مرحوم نے سب سے پہلے لبیک نہ کہا ہو۔ بعض اوقات سلسلہ کے فرائض کی ادائیگی میں اپنی بیماری کی پرواہ تک نہ کرتے تھے وقف عارضی میں بھی دو مرتبہ آپ نے پندرہ پندرہ دن کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا۔ دوسری دفعہ کے وقف عارضی میں جانے سے قبل آپ کا ایکسٹو بجلی کے تار سے جل گیا۔ اور انتہائی گہرا زخم آیا۔ مگر جب قدرے چلنے پھرنے کے قابل ہوئے فوراً وقف عارضی پر روانہ ہوگئے۔

مرحوم تہجد گزار متوکل اور قرآن کریم کی تلاوت کا بہت شوق رکھتے تھے۔ اپنے تمام بچوں کو بھی پابند رکھا تھا کہ بعد نماز فجر روزانہ قرآن کریم پڑھیں۔ خلیفۂ وقت کے انتہائی اطاعت گزار اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔ متوکل ہونے کی وجہ سے کل کی بھی فکر نہ کرتے تھے۔ نوجوانوں کے اخلاقی کردار کی اصلاح کرنے کی بہت فکر رکھتے تھے۔ جماعت کے کسی فرد سے خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو خلافِ نظام تعلیم سلسلہ حقہ کی حرکت پر کبھی خاموش نہ رہتے۔ دین کے معاملہ میں بڑے غیرت مند تھے۔ سخی تھے آپ کے پاس سے کوئی سائل خالی نہیں لوٹا۔ اس بارہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی امتیاز نہ تھا۔

انسانیت کی خدمت طرۂ امتیاز تھا۔ بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کا بہت خیال فرماتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے جس طرح مرحوم کو اپنے افضال اور انعامات دینی و دنیوی سے نوازا تھا۔ اس میں کبھی بخل سے کام نہ لیا۔ بلکہ شکر نعمت کے طور پر خوب دل کھول کر مہمان نوازی کرتے۔ اور حاجتمندوں کی حاجت روائی کرتے تھے۔ آپ مارچ ۱۹۶۳ء سے جماعت احمدیہ ملتان شہر و ضلع کے امیر تھے اور اس سے قبل نائب امیر رہ چکے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ سات لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں۔ جن میں سے پانچ بچے ابھی بہت چھوٹی عمر کے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا خود حامی و ناصر ہو آمین

(ممبران جماعت احمدیہ ملتان شہر و چھاؤنی)

اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایک ایف۔ اے سی۔ ٹی کی آسامی خالی ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کرنے کا بہترین موقعہ ہے۔ ۵۵ سال سے کم عمر کے دوست اپنی درخواست معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹ محترم امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ میرے نام بھجوا دیں۔ سی ٹی کا گریڈ صدر انجمن کے قواعد کے مطابق دیا جائے گا۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ملائیشیا کے ایک معزز اور مخلص احمدی

حاجی اونکو اسماعیل بن عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(۲)

پانچ منٹ ڈیڑھ گھنٹہ بن گئے

سلام اور مصافحہ کے بعد اونکو صاحب نے ہمیں بیٹھنے کے لئے کہا ہم بیٹھ گئے۔ اونکو صاحب نے برادرم عبدالحمید صاحب سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے اور کام کیا ہے انہوں نے بتایا اس کے بعد میری طرف متوجہ ہو کر مجھ سے دریافت کیا میں نے کہا "میرا نام محمد صادق ہے۔ اور میں احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوتی ہوں" یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ کہنے لگے۔ "میں نے آپ کی کتاب کبریت احمر (صداقت) پڑھی ہے اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ پڑھی ہے۔ بعض امور کے متعلق میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا۔ اچھا ہوا کہ آپ خود آگئے" یہ سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ ایک دو منٹ باقی تھے۔ انہوں نے چائے پینے کے لئے فرمایا۔ اور ہم نے چائے پینا شروع کر دی وہ دو منٹ بھی ختم ہوئے۔ تو ہم اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ اجازت لے کر واپس چلیں۔ مگر اونکو صاحب نے فرمایا: "نہیں آپ بیٹھیں۔ میں نے سمجھا تھا۔ کہ کسی اخبار کے دو نمائندے ہیں۔ جو آرہے ہیں میرے پاس عام طور اخباروں کے نمائندے آتے رہتے ہیں اور کرید کرید کر ریاست کے حالات پوچھتے ہیں اور پھر جا کر اخباروں میں شائع کر دیتے ہیں۔ اسلئے میں نے یہ اصول بنایا ہوا ہے کہ اخبار کے نمائندوں کو پانچ منٹ سے زیادہ وقت نہیں دیتا کیونکہ میرے کام بہت اہم اور بہت زیادہ ہیں۔ لیکن آپ سے ملنا ان سب سے اہم ہے۔ اس لئے آپ بیٹھیں"۔

یہ سن کر ہمیں بے حد خوشی ہوئی اور ہم اطمینان سے باتیں کرنے لگے۔

کبریت کتاب کی تعریف

قریباً آدھ پون گھنٹہ کے بعد کہنے لگے، آپ کی کتاب کبریت بہت ہی اچھی ہے مختصر بھی ہے اور واضح بھی۔ اور اب معلوم ہوتا ہے کہ کسی وکیل نے لکھی ہے۔ پہلے میں خیال کرتا تھا کہ آپ نے یہ کتاب اردو یا انگریزی میں لکھی ہوگی۔ اور کسی ملایا کے باشندہ نے اس کا ملایا زبان میں ترجمہ کیا ہوگا۔ مگر اب بات چیت کر کے معلوم ہوا کہ یہ کتاب آپ نے خود ہی لکھی ہے"۔

پھر احمدیت کے عقائد اور دوسرے مسلمان بھائیوں سے ہمارے اختلاف کے متعلق وہ بعض باتیں پوچھتے رہے اور یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ رات کے ۱۰ بجنے کو آئے۔

جوہور سے آخری بس سنگاپور کے لئے پورے دس بجے روانہ ہوتی تھی مکرم اونکو صاحب نے اپنے ڈرائیور سے کہا کہ کار نکالو تاکہ ان دونوں کو بس کے اڈے پر چھوڑ آئیں۔

چنانچہ اونکو صاحب نے ہمیں کار میں بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئے اور دس پندرہ منٹ جو ہم کار میں اکٹھے رہے۔ وہ مجھے بار بار تاکید فرماتے رہے کہ میرے دفتر میں کل صبح ضرور آئیے۔ بھولنا نہیں، میں اور کئی باتیں جماعت کے متعلق آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں"۔

ہم بس کے اڈے پر پہنچے اور بس پر سوار ہونے کے لئے قدم رکھا ہی تھا کہ بس روانہ ہو گئی۔ اور خوشی کے جذبات سے لبریز خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور اونکو صاحب کے لئے دعائیں کرتے ہوئے قریباً ۱۱½ بجے ہم گھر پہنچ گئے۔

دوسرا دن

جوہور میں ریاست کے دفاتر عموماً ۸ بجے کھلتے تھے اسلئے خاکسار ۸ بجے سنگاپور سے روانہ ہوا اور قریباً ۱۰ بجے محترم اونکو صاحب کے دفتر میں پہنچ گیا۔ وہاں پہنچنے پر میں نے دو اور بزرگوں کو موجود پایا ایک محترم عبداللہ بن علیلے تھے۔ جنہیں ریاست کی طرف سے عزت افزائی کا خطاب داتو (Datuk) دیا گیا تھا۔ اور ایک اور بزرگ جن کا نام عبدالرحمٰن بن یٰسین تھا جو بعد میں پارلیمنٹ آف ملایا کے چیئرمین منتخب ہوئے محترم اونکو صاحب نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ میں نے آپ دونوں کو اس وجہ سے بلایا ہے۔ کہ آپ احمدیہ عقاید خود ان کی زبان سے سنیں اور دوسرا اس وجہ سے کہ آپ ان کی زبان بھی سنیں کہ کیسی فصیح اور بلیغ زبان ہے"۔ پھر ہم وہاں بیٹھ گئے اور ۱۲ بجے سے اوپر تک گفتگو ہوتی رہی ماحول نہایت خوشگوار تھا۔ اور خاکسار کی باتوں کو نہایت غور سے سنا جا رہا تھا۔ وہ قرآنی آیات اور احادیث سن کر بہت حیران ہوئے۔ اور کہا کہ ہم اس کے متعلق پوری تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ پھر محترم اونکو صاحب نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ محکمہ شرعیہ جوہور کے لئے جماعت احمدیہ کا لٹریچر خریدا جائے"۔ میں نے کہا بہت اچھی بات ہے۔

اس کے بعد اونکو صاحب نے احمدیت کے متعلق مزید تحقیقات شروع کر دی اور سلسلہ کے لٹریچر کا وسیع مطالعہ شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۵۶ء آپہنچا۔ مگر ان پر لائف آف احمد (مصنفہ مولانا درد صاحب مرحوم) کا بہت اثر تھا اس کی بڑی تعریف کرتے۔

تبادلہ خیال کی خواہش

محترم اونکو صاحب نے لٹریچر کا مطالعہ برابر جاری رکھا اور آخر ۱۹۵۶ء کے ابتداء میں ایک دفعہ مجھے کہا کہ میں جب آپ کی باتیں سنتا ہوں تو مجھے یقین ہوتا ہے۔ کہ صحیح اور سچی بات کہہ رہے ہیں۔ لیکن جب میں مفتی صاحب (علوی بن طاہر الحداد) کے پاس جاتا ہوں تو وہ کوئی نہ کوئی شبہ پیش کر دیتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اور ان کو اپنے سامنے بٹھا کر گفتگو کراؤں دو چار آدمی بھی بلائے جائیں گے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟۔ کیا آپ گفتگو کے لئے تیار ہیں؟"

میں نے جواب دیا کہ میں تیار ہوں بے شک آپ مفتی صاحب موصوف سے وقت اور دن مقرر کروا لیں اور مجھے بھی اطلاع کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے مفتی صاحب سے مل کر انہیں تبادلہ خیال کے لئے منوا لیا اور دن اور وقت مقرر کر کے دو تین دن پہلے مجھے اطلاع کر دی اونکو صاحب محترم کے لئے بھی اور میرے لئے بھی یہ نازک موقع تھا۔ اسلئے میں نے اپنے مولا سے فریاد کرنی شروع کی۔ کہ میری مدد فرمانا اور میری راہنمائی فرمانا تاکہ مجھ سے کوئی ایسی غلطی یا کمزوری سرزد نہ ہو۔ جو محترم اونکو صاحب کو صحیح راستہ سے دور لے جائے۔

میں عین ان کے دن (مقررہ وقت پر) سنگاپور سے جوہور پہنچا اور اونکو صاحب محترم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ انہوں نے گھنٹی بجائی دفتر کا کلرک آیا اونکو صاحب نے فرمایا کہ جاؤ اور جا کر مفتی صاحب سے کہو کہ محمد صادق احمدی مبلغ آگئے ہیں آپ بھی تشریف لے آئیں" اس وقت تین اور معزز آدمی بھی اس گفتگو کے سننے کے لئے وہاں پہنچ چکے تھے۔ کلرک گیا اور واپس آکر کہنے لگا کہ مفتی صاحب تو سنگاپور تشریف لے گئے ہیں اور کہہ گئے ہیں کہ آپ کی خدمت میں اطلاع کر دی جائے"۔

یہ خبر سن کر محترم اونکو صاحب نے بہت رنج محسوس کیا اور بار بار کہتے رہے کہ میں ایک ہفتہ سے مفتی صاحب کو یاد دہانی کرا رہا ہوں اور وہ مجھ سے کہتے رہے کہ یہ وعدہ مجھے یاد ہے۔ اور آج صبح بھی میں نے بذریعہ ٹیلی فون انہیں اطلاع کی۔ مگر انہوں نے وعدہ پورا نہ کیا۔ افسوس ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ نائب مفتی توآن عبدالجلیل حسن کو بلایا جائے۔ چنانچہ وہ آگئے۔ ہم پانچ چھ آدمی اکٹھے دفتر میں ہی بیٹھ گئے اور آپس میں بات چیت شروع ہو گئی اور کہا جا سکتا ہے کہ قریباً ۳/۴ (تین چوتھائی) وقت میں نے لیا ۱½ بجے محترم اونکو صاحب کہنے لگے کہ آئیں گھر چلیں کیونکہ ہم سب کے لئے کھانا تیار ہے اس پر ہم آپ کے ساتھ ہو لئے۔ (باقی)

درخواست دعا

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بچی نیر اسلام میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور آئندہ بھی اسے دینی و دنیاوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

بیگم پیر نصیر احمد صاحب
لائل پور

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اسماء کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۱۰

میں امیر بیگم زوجہ چوہدری فضل الٰہی صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بعیت ۱۹۴۸ء ہش ساکنہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- چار تولے سونا مالیتی -/۶۸۰ روپے
سلائی مشین -/۱۷۵ "
حق مہر -/۳۲ "
-- ۸۸۷

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتاء:- امیر بیگم بقلم خود
گواہ شد:- چوہدری فضل الٰہی صاحب
گواہ شد:- دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۱۱

میں عبدالرحمٰن شاہ ولد محترم عالم شاہ مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بعیت ۱۹۳۵ء ساکن احمد نگر (حال مقیم پشاور) ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۸ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تاریخ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:- عبدالرحمان شاہ
گواہ شد:- محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ پشاور۔
گواہ شد:- عبداللطیف بقلم خود

مسل نمبر ۱۹۷۱۲

میں کاشم بی بی بیوہ عالم دین صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بعیت ۱۹۱۵ء ساکنہ خلیل آباد ضلع میرپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -- ۲۰۰ روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتاء:- کاشم بی بی
گواہ شد:- مولوی امیر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خلیل آباد
گواہ شد:- محمد حسین خادم معلم وقف جدید۔

مسل نمبر ۱۹۷۱۳

میں حسن آفتاب بیگم زوجہ نیک محمد خاں صاحب قوم فنان پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکنہ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر -- ۵۰۰ روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتاء:- حسن آفتاب بیگم زوجہ نیک محمد صاحب دارالنصر ربوہ
گواہ شد:- نیک محمد خان
گواہ شد:- محمد صدیق ولد سید محمد حسن محلہ دارالنصر شرقی۔

مسل نمبر ۱۹۷۱۴

میں رشیدہ بیگم بیوہ مرزا محمد شریف بیگ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بعیت ۱۹۱۹ء ساکن چنیوٹ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک عدد مکان مالیتی -/۱۰،۰۰۰ روپے
۲- زیور ایک تولہ سونا -/۱۶۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

میں تاریخ اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتاء:- رشیدہ بیگم
گواہ شد:- محمد اشرف نامہ شاہد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بہاولپور
گواہ شد:- رانا مبارک احمد سیکرٹری مال

مسل نمبر ۱۹۷۱۵

میں زینب بی بی بیوہ عبدالحمید صاحب قوم چدھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکنہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ نقد -- ۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے میں تاریخ اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتاء:- زینب بی بی
گواہ شد:- حکیم بشیر احمد محلہ دارالنصر شرقی ربوہ
گواہ شد:- عبدالسلام دارالیمن شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۷۱۶

میں شیخ رفیق احمد صاحب ولد شیخ محمد شیر صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۰ روپیہ ہے میں تاریخ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- شیخ رفیق احمد معرفت آزاد منگی ہاؤس ۱۵ مراد کلاتھ مارکیٹ ریل بازار لائلپور
گواہ شد:- شیخ عبدالحمید مجید اینڈ کو لائلپور۔ گواہ شد:- محمد یوسف سیکرٹری مال لائلپور

توسیع واشاعت "الفضل" کیلئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے توسیع واشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات جہلم۔ راولپنڈی۔ واہ کینٹ۔ ایبٹ آباد۔ کیمل پور مردان۔ پشاور۔

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت "الفضل" کے علاوہ وقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء صدر صاحبان نیز دیگر عہدہ داران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کما حقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

بھیرہ سے متعلق رکھنے والے احمدی دوستوں سے

درخواست

عاجز نے ایک کتاب "بھیرہ کی تاریخ احمدیت" لکھنا شروع کی ہے۔ یہاں کے رہنے والے بہت سے احمدی دوست مختلف مقامات پر بسلسلہ ملازمت وکاروبار مقیم ہیں۔ ایسے دوستوں سے درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے بزرگوں کے یا دیگر احمدی بزرگوں کے حالات شائع کروانے کے خواہشمند ہوں تو مہربانی فرما کر مجھے بھجوا دیں تاکہ مسودہ میں شامل کر لئے جائیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مکمل کرنے کی مجھے توفیق دے اور اسے سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

(خاکسار فضل الرحمان بسمل بی اے پی۔ ٹی چوپڑہ منڈی بھیرہ ضلع سرگودھا)

سرگودھا ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ

کورس سہ سالہ ہوگا۔ کورسز دو ہوں گے۔ الیکٹریکل ٹیکنالوجی (۲) میکینیکل ٹیکنالوجی فارم داخلہ و پراسپکٹس حاصل کرنے کے لئے انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے رجوع کریں۔ موقعہ پر مفت بلاقیمت بذریعہ ڈاک اپنے پتہ کا لفافہ ۹×۴ جس پر ۱۰/۱ روپیہ کے ٹکٹ لگے ہوں۔ پرنسپل صاحب کے نام بھیجکر درخواست بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۰/۹/۶۹

شرائط۔ عمر کم از کم ۱۵ سال ۱۹۶۹ء کو

تعلیمی قابلیت۔ میٹرک۔ مضامین۔ فزکس کیمسٹری۔ ریاضی

باقی ہدایات پراسپکٹس میں درج ہیں۔ دفتر تعلیم سے بھی اصل چٹھی پڑھ سکتے ہیں۔ چٹھی نمبری ۷۷۸/۹/۶۹

(دفتر تعلیم)

لجنات ۳۰ ستمبر نوٹ کریں

۱۔ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز ۳۰ ستمبر تک مل جانی چاہئیں ورنہ ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

۲۔ تمام چندہ جات اور تعاون جات ۳۰ ستمبر تک پہنچ جائیں۔

۳۔ اجتماع کا چندہ ایک روپیہ فی ممبر کے لحاظ سے ۳۰ ستمبر تک پہنچا دیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادر اصغر محمد داؤد احمد متعلم نشتر میڈیکل کالج پیٹ کی پیچیدہ بیماری کی وجہ سے بیمار اور نشتر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مقصود احمد سٹر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ربوہ

۲۔ خاکسار کے لڑکے عزیز محمد اسلم ایلیز انسپکٹر دفتر جائداد صدر انجمن احمدیہ کو چوٹیں لگنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے سر میں بھی زخم ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد رمضان محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

نتیجہ فائنل ڈپلومہ نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ

امسال ڈپلومہ کے امتحان میں دس لڑکیاں اور ایڈیشنل کلاس کی چھ لڑکیاں شریک ہوئیں جو سب کامیاب ہوئیں۔

تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	
۵۲۹	بشریٰ مبارک	۲۶۶	
۵۳۰	نسیم فتح محمد	۲۶۱	
۵۳۱	بشریٰ تسنیم	۲۷۹	
۵۳۲	رضیہ سلطانہ	۲۹۳	دوم
۵۳۳	ایلینہ نسرین	۲۶۰	
۵۳۴	قمر النساء	۲۴۶	
۵۳۵	امۃ القیوم	۲۶۹	
۵۳۶	سیدہ مبارکہ	۲۹۸	اوّل
۵۳۷	مسرت	۲۸۱	سوم
۵۳۸	امۃ الشکور	۲۶۶	

"ایڈیشنل کلاس"

۵۳۹	محمودہ تاج بی اے	پاس
۵۴۰	فہمیدہ	"
۵۴۱	امۃ الحمید	"
۵۴۲	نسیم اختر	"
۵۴۳	صدیقہ بیگم	"
۵۴۴	نذیر بیگم	"

ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

سرمہ حمید — گرے آشوب چشم۔ ابتدائے موتیا۔ جالا۔ پھولا اور دیگر امراض چشم کو دور کرکے نظر تیز کرتا ہے — المنار دواخانہ ربوہ

حب مقوی اعصاب — اعصاب کو طاقت دیتی ہیں۔ فالج۔ لقوہ۔ استرخاء۔ اعضاء ہاتھ پاؤں کا سُن ہو جانا اعصابی درد۔ وجع المفاصل اور سوء ہضم کی وجہ سے اختلاج قلب میں مفید ہیں۔ قیمت چار روپے — المنار دواخانہ ربوہ

بواسیر — PILES — خونی و بادی ہر قسم کے بواسیر "پائلز کیور" کے چار طاقتور کیپسول (مکمل کورس) اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹوروں سے دستیاب ہے۔ قیمت ۱۰/- روپے خرچ ڈاک ۱/۵۰۔ پمفلٹ اور نمونہ کی ایک خوراک مفت
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

شان خاتم الانبیاء صلعم
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔
کارڈ آنے پر مفت
پتہ صاف اور خوشخط لکھیں محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

جو شخص مساجد کو ویران کرنے کی کوشش کرے وہ سب سے زیادہ ظالم ہے

عبادت خانوں کے متعلق اسلام کی ایک پُرحکمت تعلیم جو باہمی مناقشات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص مساجد میں اللہ تعالےٰ کا نام نہ لینے دے اور اس کی عبادت سے لوگوں کو روکے اور اس طرح ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے وہ سب سے زیادہ ظالم ہے۔ یہ کیسی اعلےٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام نے پیش کی ہے اسے سامنے رکھ لو دُنیا کا کوئی مذہب اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا۔ مسلمانوں کا عمل جانے دو بلکہ اس حکم اور تعلیم کو دیکھو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کسی کا حق نہیں کہ ذکر الٰہی سے کسی کو روکے۔ اگر کوئی شخص مسجد میں جا کر ذکر الٰہی کرنا چاہے یا اپنے رنگ میں اللہ تعالےٰ کی عبادت بجا لانا چاہے تو اس سے روکنا بالکل ناجائز ہے کوئی ہندو سکھ یا عیسائی آجائے اور مسلمانوں کی مسجد میں اپنے رنگ میں عبادت الٰہی کرنا چاہے تو کسی مسلمان کو اسے روکنے کا حق نہیں۔ اگر کوئی کہے کہ باجا بجانا اور ناچنا ان کی عبادت میں شامل ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ کام وہ باہر کر لیں۔ جتنا حصہ ذکر الٰہی کا ہے وہ مسجد میں آکر ادا کر لیں۔ اس آیت میں ان تمام قسم کی زیادتیوں اور تعدیوں کو جو ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذاہب کے عبادت خانوں یا عبادات کے متعلق کرتے ہیں یک قلم موقوف کر دیا گیا ہے اور سب مذاہب کے پیروؤں کو اس طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ عبادت خانوں اور عبادتوں کے متعلق اپنے دلوں اور اپنے حوصلوں کو وسیع کریں کیونکہ اُن کا موجودہ طریق عمل نہایت ظالمانہ اور جابرانہ ہے جس کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہو سکتا وہ ظالمانہ طریق جو عبادت خانوں یا عبادت کے متعلق زمانہ نزول قرآن کے وقت برتے جاتے تھے یا اب بھی برتے جاتے ہیں اور جن سے قرآن کریم منع فرماتا ہے یہ ہیں :-

اوّل، اگر ایک گروہ دوسرے گروہ پر فتح پاتا تو اس کے عبادت خانوں کو گرا دیتا یا انہیں مقفل کر دیتا یا اس مذہب کے پیروؤں کو اس میں عبادت نہ کرنے دیتا۔

دوم، ہر مذہب کے پیرو اپنی اپنی عبادت گاہوں میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کو عبادت کرنے سے روکتے اور ان میں دوسروں کو داخل ہونے تک کی بھی اجازت نہ دیتے۔ یہ باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بڑے زور سے رائج تھیں اور مختلف مذاہب کے پیروؤں کی عادات میں داخل ہو گئی تھیں اور اس زمانہ میں یہ باتیں عیب نہیں بلکہ جزا ضروری سمجھی جاتی تھیں۔ اور تاریخ عالم شاہد ہے کہ یہ اس زمانہ کی ایجاد نہ تھی بلکہ ہمیشہ سے دنیا انہی امور کی خوگر چلی آتی تھی۔ اس لئے کسی انسان کی طبیعت ان سے گھبراتی نہ تھی۔ بلکہ اس زمانہ میں بھی ایک یا دوسری شکل میں یہ سب باتیں دُنیا میں رائج ہیں۔ اور گو علوم کی ترقی نے عبادت خانوں کو گرا دینا یا ان کو بند کر دینا بڑی حد تک دور کر دیا ہے لیکن اپنی عبادت گاہوں میں دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو عبادت کرنے کی اجازت نہ دینا تو اس زمانہ میں بھی ایک عام بات ہے ایک مسیحی گرجا میں ایک مسلمان کو اور ایک یہودی گرجا میں ایک مسیحی کو اور ایک مندر میں ایک مسیحی کو اور ایک پاری صومعہ میں ایک ہندو کو اپنی عبادت کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جاتی۔ اور اگر کوئی ایسا کرے تو یورپ کے علوم و فنون سے آگاہ ممالک سے لے کر افریقہ کے نیم وحشی قبائل تک کے لوگ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے بلکہ بعض تو اپنے عبادت خانوں میں دوسروں کو داخل ہونے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔ قرآن کریم اس ظالمانہ کارروائی سے روکتا ہے اور بتاتا ہے کہ گو خیالات متفرق ہیں لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے کسی شہنشاہ حقیقی کے نام لینے اور اسکی عبادت کرنے سے روکنا یا مساجد میں کسی کو نہ آنے دینا اور اس طرح ان کو ویران کرنے کی کوشش کرنا کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا بلکہ ایک بہت بڑا ظلم ہے"۔

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ۱۳۰، ۱۳۱)

کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے روح پرور خطاب

کراچی ——— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۷ ستمبر کو روز اتوار دن کے سوا نو بجے سے ڈیڑھ بجے تک اور پھر دوپہر کے کھانے اور ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر پونے تین بجے سے سوا چار بجے تک احباب کو انفرادی اور اجتماعی ملاقات کا موقع عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کرنے کے لئے کراچی کے مقامی دوستوں کے علاوہ ربوہ، میرپور خاص، ٹنڈو محمد خان، کرونڈی، کوٹری، حیدرآباد اور نواب شاہ سے کثیر تعداد میں احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعض غیر از جماعت دوستوں نے بھی حضور سے ملاقات کی۔ حضور ان سے دیر تک مختلف دینی اور علمی موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

اس دفعہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے کراچی میں قیام کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ کو یہ دُہرا شرف حاصل ہوا کہ حضور ایدہ اللہ نے خدام کی طرف سے پچھلے ہفتے دعوت عصرانہ میں شمولیت کے علاوہ ۷ ستمبر کو مجلس کو ازراہ شفقت اپنے نہایت روح پرور خطاب سے بھی نوازا۔

حضور ایدہ اللہ پونے چھ بجے شام احمدیہ ہال میں تشریف لے گئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں تمام خدام نے اپنا عہد دہرایا۔ اس کے بعد قائد مجلس نے حضور کی اجازت سے مجلس کراچی کی اس ماہ کی کارگزاری پر مشتمل مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اور آخر میں حضور پُرنور سے عاجزانہ درخواست کی کہ حضور ازراہ شفقت خدام کو زریں ہدایات اور ایمان افروز ارشادات سے نوازیں۔

چنانچہ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے خطاب فرماتے ہوئے خدام کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں توحید حقیقی کو قائم کریں۔ اللہ تعالےٰ ہی کو حقیقی کارساز سمجھیں۔ اسی پر توکل اور بھروسہ رکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کا ایک عظیم الشان فریضہ ہمارے سپرد فرمایا ہے اور اسلام کی فتح کی عظیم بشارتیں دی ہیں۔ یہ فریضہ اسی صورت میں کما حقہٗ ادا ہو سکتا ہے اور اس عظیم کامیابی سے حقیقی طور پر ہم اسی صورت میں متمتع ہو سکتے ہیں کہ ہم یک جان ہو کر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی ہر ممکن کوشش اور ہر آن دعائیں کرتے رہیں۔

حضور کا یہ ایمان افروز اور پُرمعارف خطاب قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور یہیں احمدیہ ہال میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ (خاکسار یوسف سلیم)

ضروری اعلان برائے واقفین وقف عارضی

وقف عارضی کرنے والے تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ دفتر سے خط کتابت کے دوران اور خصوصاً اپنی مرسلہ رپورٹ پر وقف عارضی کا وفد نمبر ضرور درج فرمایا کریں۔ رپورٹ خواہ براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی جائے یا دفتر میں بھیجی جائے اس پر وفد نمبر کا اندراج ضروری ہے۔ امید ہے جملہ احباب ہمیشہ اس کا خیال رکھیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ تربیت)

خاص دعا کے لئے درخواست

محترم علی محمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خان سے ۹/۶/۶۹ کو لکھتے ہیں:- "آج سے دو ماہ پہلے تھوڑی سی بارش ہوئی تھی اب حالت یہ ہے کہ مویشی بھوک سے ایسے نڈھال ہو چکے ہیں کہ تھان سے اٹھ نہیں سکتے۔ اکثر علاقہ ویران ہے۔ مخلوق خدا نہایت تنگی میں مبتلا ہے لہٰذا نہایت عاجزی سے درخواست دعا ہے۔" احباب سے درخواست ہے کہ اس علاقہ میں باران رحمت کے نزول کے لئے دعا فرمائیں۔

(ابوالعطاء۔ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)